مسافت شرعی تک پہنچنے سے پہلے لوٹ آیا تو کیا حکم ہوگا؟

مجیب: ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری

مصدق: مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی نمبر: 115

تاریخ اجراء: 29 محرم الحرام 1443ھ / 07 ستمبر 2021ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض اوقات ایسے ہوتا ہے کہ 92 کلو میٹر یا اس سے زائد کے ارادے سے سفر شروع کیا، لیکن ابھی پندرہ بیس کلو میٹر ہی سفر کیا تھا کہ کسی وجہ سے ارادہ کینسل ہو گیا اور واپس آگئے، تو مقیم کے احکام کب جاری ہوں گے؟ جب گھر واپس پہنچ جائیں گے یا ارادہ ختم ہوتے ہی مقیم والے احکام شروع ہو جائیں گے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

مذکورہ صورت میں سفر کا ارادہ کینسل ہوتے ہی آدمی مقیم شمار ہو گا اور پوری نماز پڑھے گا، کیونکہ مسافت شرعی یعنی 92 کلو میٹر یا اس سے زائد کی نیت سے سفر شروع کرنے سے آدمی اگرچہ مسافر ہو جاتا ہے، اور مسافر والے احکام بھی شروع ہو جاتے ہیں، مگر مسافر ہونا مستحکم تبھی ہوتا ہے جب پورے 92 کلو میٹر کا سفر طے کر لیا جائے، اگر کسی وجہ سے 92 کلو میٹر سے پہلے سفر ختم کرنے کا ارادہ ہو جائے، تو مسافر والا حکم فوراً باطل ہو جاتا ہے اور آدمی مقیم شمار ہوتا ہے۔

مسافت شرعی سے پہلے لوٹ آنے والے شخص کے متعلق در مختار میں فرماتے ہیں: "يتم بمجرد نية العود لعدم استحكام السفر" مسافر محض لوٹنے کے ارادے سے پوری نماز پڑھے گا سفر کے مستحکم نہ ہونے کی وجہ سے۔

(درمختار مع ردالمحتار، جلد 2، صفحہ 728، مطبوعہ کوئٹہ)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "العلة في الحقيقة هي المشقة و أقيم السفر مقامها ولكن لا تثبت عليتها إلا بشرط ابتداء وشرط بقاء، فالأول مفارقة البيوت قاصدا مسيرة ثلاثة أيام، **والثاني استكمال السفر ثلاثة أيام**، فإذا وجد الشرط الأول ثبت حكمها ابتداء فلذا يقصر بمجرد

مفارقة العمران ناويا **ولا يدوم إلا بالشرط الثاني فهو شرط لاستحكامها علة فإذا عزم على ترك السفر قبل تمامه بطل بقاؤها علة لقبولها النقض قبل الاستحكام** ومضى فعله في الابتداء على الصحة لوجود شرطه ولذا لو لم يصل لعذر ثم رجع يقضيها مقصورة كما قدمناه فتدبره "**حقیقت میں علت تو مشقت ہے اور سفر کو اس کے قائم مقام کیا گیا ہے لیکن سفر کا علت بننا ابتدا اور بقا کی شرط کے ساتھ ثابت ہو گا، پس اول (ابتدا) گھروں سے تین دن کے سفر کے ارادہ سے جدا ہو جانا ہے، اور دوسرا (بقا) تین دن سفر کو پورا کرنا ہے، پس جب پہلی شرط پائی جائے، تو شروع میں علت والا حکم ثابت ہو جائے گا، لہذا وہ آبادی سے سفر کی نیت سے جدا ہوتے ہی نمازوں میں قصر کرے گا اور سفر والا یہ حکم برقرار نہیں رہے گا مگر دوسری شرط کے ساتھ، لہذا سفر کے بطور علت مستحکم ہونے کے لئے وہ شرط ہو گا، پس سفر پورا ہونے سے پہلے جب وہ ترکِ سفر کا ارادہ کر لے تو سفر کا بطور علت باقی رہنا باطل ہو جائے گا، اس کے استحکام سے پہلے ہی ختم ہو جانے کو قبول کر لینے کی وجہ سے، اور اس کا شروع والا فعل صحت پر جاری ہو گا۔ اس کی شرط (سفر شروع کرنے کے) پائے جانے کی وجہ سے، اسی وجہ سے اگر عذر کی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکا پھر لوٹ آیا، تو قصر کے ساتھ قضا کرے۔ جیسا کہ یہ مسئلہ قریب ہی ہم بیان کر چکے، پس تو غور و فکر کر۔**" (رد المحتار، جلد2، صفحہ728، مطبوعہ کوئٹہ)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: "فلو عزم على الرجوع الى بلده قبل سيره ثلاثة ايام على قصد قطع السفر فانه يتم كما مر" **اگر کسی شخص نے تین دن سفر پورا کرنے سے پہلے، سفر ختم کرنے کے ارادہ سے اپنے شہر لوٹنے کا ارادہ کر لیا، تو وہ پوری نماز پڑھے گا۔ جیسا کہ یہ مسئلہ پیچھے گزر چکا۔** (رد المحتار، جلد2، صفحہ733، مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net